

## 7545-کفار کی چوری کرنے سے توبہ کری

سوال

میں ایک غیر اسلامی ملک میں رہائش پذیر ہوں اور بہت عرصہ تک گناہوں کا مرتبہ رہا ہوں، الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازتے ہوئے صحیح راہ دکھانی تو میں نے توبہ کری، توبہ سے قبل میں دکانوں سے اشیاء چوری کرتا اور اجتماعی انشورنس کے ذریعہ مال کے حصول کے لیے میں سرکاری اداروں کو بھی دھوکہ دیتا رہا، اور اسی طرح عام ٹرانسپورٹ میں بغیر طنک سفر بھی کرتا رہا ہوں، اب جبکہ میں نے یہ کام ترک کر دیے ہیں اگر سرکاری ادارے کو اس کی خبر دیتا ہوں تو وہ مجھے غیر مسلم ملک میں قید کر دیں گے، لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ میری راہنمائی کریں کہ مجھے اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے؟، اس کے ساتھ ساتھ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی فرمائیں کہ وہ مجھے معاف فرمادے۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توبہ کی توفیق سے نوازا، ہم اللہ تعالیٰ سے عاگوہیں کہ وہ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے اور موت تک صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔

میرے بھائی آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ کسی بھی مسلمان کے لیے کسی شخص کو دھوکہ دینا اور اس کا ناحق مال کھانا جائز نہیں اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

اور جب مسلمان سے کسی گناہ چوری وغیرہ کا ارتکاب ہو جائے اور حکمران تک اس کا معاملہ جانے سے قبل توبہ کر لے تو اس وقت اس کی سزا ساقط ہو جائے گی اور اس کا محاسبہ کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{جولوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھر اس ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی ان دنیوی ڈلت و رسوائی اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔}

ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقیناً ماؤ کہ اللہ تعالیٰ بست بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔} سورۃ المائدۃ(34-33)

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(گناہوں سے توبہ کرنے والا یہی ہے جس کے گناہ نہیں ہیں)۔

اور جس کے گناہ نہ ہوں اس کی کوئی سزا بھی نہیں۔

دیکھیں: الاختیارات النفعیة (526-510) اور المفہوم (12/484)

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی تبلید کو رجم کرنے کے بعد فرمایا:

(ان گندی اشیاء سے اجتناب کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا ہے، اور جو کوئی ان میں پڑ جائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پردہ کے ساتھ پردہ پوشی کرے اور اللہ کے سامنے توبہ کرے؛ اس لیے کہ جس نے بھی ہمارے لیے اپنی کمر ظاہر کی ہم اس پر اللہ تعالیٰ کی کتاب نافذ کریں گے) اسے امام حاکم نے المستدرک علی الصحیحین (4/425) اور امام یحییٰ نے الیہیمی (330/8) میں روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم، ابن سکن اور ابن الملقن نے صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں : [التفصیل الحبیر \(4/57\)](#) اور خلاصۃ البر المیر لابن الملقن (2/303).

تو اس بنا پر یہ لازم نہیں آتا کہ آپ سرکاری حکام کے پاس جا کر چوری کا اعتراف کریں، بلکہ آپ کے لیے کچی توبہ ہی کافی ہو گی، لیکن آپ کے ذمہ یہ واجب ہے کہ چوری کردہ مال ان کے مالکوں کو واپس کریں، اس کے بغیر آپ کی توبہ صحیح نہیں ہو گی، اور مال واپس کرنے میں یہ شرط نہیں کہ آپ نے ان کا یہ مال چوری کیا تھا، خاص کر جب آپ کو ان سے یہ خدشہ ہو کہ وہ آپ کی شکایت کر کے آپ کو قید کروادیں گے۔

سب سے اہم مالکوں تک مال پہچانا ہے یا تو آپ اس کی رقم کسی لفافے میں بند کر کے انہیں دیں یا پھر کسی ایسے شخص کو دیں جو ان تک پہچان دے، یا پھر کوئی اور طریقہ اختیار کر لیں۔

اور حکومت کا مال بھی واپس کرنا ضروری ہے، اور اسی طرح دوسرے اشخاص کا بھی، اور اگر آپ اس مال کی تحریک نہیں کر سکتے تو آپ اس کی تحدید میں احتیاط کو مد نظر رکھتے ہوئے اندازہ لٹک کر اس مال کو واپس کریں یعنی جب آپ کو یہ یقین ہو جائے کہ آپ کے ذمہ جو واجب تھا اس کی ادائیگی ہو گئی ہے۔

اور اگر آپ کو مالکوں کا بھی علم نہیں تو آپ یہ رقم ان کی جانب سے صدقہ کر دیں اور کسی نخیرو بجلانی کے کام میں صرف کر دیں۔

واللہ عالم۔